

یہ شرک یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شے کو اللہ کا ہمنہر ہے اور جملہ اللہ کو دوست
 رکھتا ہے اسی طرح اوس تہ کو دوست کہے اسے شرک کے اندر یہ بات ہوتی ہے
 کہ غیر اللہ کو برابر اللہ کے ہنر یا جاتا ہے جملہ کو شہ کون نے اپنے معبودوں کو برابر
 خدا کے ہنر یا جاتا ہے چنانچہ وہ دوزخ میں اپنے خداؤں سے یہ بات کہیں گے تالیہ
 انکے نالی ضلال امین اذ نسویکھرب العالین علائکہ وہ ہبات کی ہنر
 کہ اکبلا اللہ ہی خالق ورب ولیک ہریش کا ہے اور انکے معبود نہ کچھ پیدا کریں اور نہ
 رزق دیں اور نہ ماریں اور نہ بجلائیں سوا انکا شہر کہ ہی تسویہ مساوات تھا محبت
 تعظیم و عبادت میں ہی حال سارے جہان کے شرکوں کا ہے بلکہ وہ سب محبت و
 دوستی میں اپنے معبودوں کے اللہ تعالیٰ کو چہر کر الہہ باطلہ کے یار غار بنے ہیں
 بلکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ انکو اپنے معبودوں کی محبت ہے جو کہ اللہ سے ہیں
 جتنا کہ اللہ کے ذکر سے خوش نہیں ہتے ہیں اوتنے خوشی اون الہہ باطلہ کے ذکر سے
 ہوتی ہی اور اگر کوئی انکے معبودوں کا تنقص کرتا ہے جو کہ انکے مشایخ میں تو ہنر غصہ
 و غضب میں آتے ہیں کہ اوتنی تنقص کرنے رب العالمین سے خفا نہیں ہوتے اور جب
 انکے خداؤں اور معبودوں کی حرمت میں کچھ کمی ہوتی ہے تو شیر و سگ کی طرح غضب میں
 آجاتے ہیں اگر اللہ کی حرمتوں کا ہتک ہو تو انکو کچھ غصہ و ختم نہیں آتا ہی بلکہ اگر کوئی ہنر ہتک
 کچھ انکو کہلا دیتا ہے تو اوس سے راضی ہو جاتے ہیں اور انکے دل اوسکا انکار نہیں کرتے
 اور برا نہیں مانتے ہنرے اور ہمارے غیر نے یہ بات کہل کھلا ہنر ہنر دی کی ہے بلکہ تو فی ہے

دیکھا ہو کہ یہ شرک لوگ اوشے بیٹے نہو کر کہا تے بیار ہوتے اپنی خدا و معبود باطل کا
 نام لیتے مین اگلی زبان پر ذکر اوسکا آتا ہے اور مین ذکر اوسکے دل پر غالب تہا ہی وہ اکا
 انکار مین کرتے اور اس کام کو برا نہیں جانتے اور کیونکر جانین کہ اوسکا اعتقاد تو یہ ہے
 کہ یہ ذکر ایک دروازہ حاجت کا ہے طرف اللہ کے اور یہ معبود اوسکے شفع و وسیلہ
 مین نزدیک خدا کے سبب پرست ہی اسی طرح تے بل فرقی ولات و غرق
 و نحوہ کا نام لیتے بنے یہ یا علی حسین یا عبد اللہ کہتے مین وہی شرک انکے دل و
 مین ہی پرا ہو ہے جسکو مشرکوں نے ایک دوسرے سے بطور ورثہ کے بحسب
 اختلاف آلہ کے اخذ کیا ہے فقط اتنی بات ہے کہ اوسکے معبود و جس مین اور انکے
 معبود بشر اللہ نے ان شرکوں کے ہٹاف سے یون حکایت کیا ہے کہ وَالَّذِينَ
 اخْتَلَفُوا مِنْ دُونِهِ اُولَآئِ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقْرِبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ ذَلْفِ
 اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ
 یعنی جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کار ساز اپنے مقرر کئی مین اوسکا قول یہ ہے
 کہ ہم جو انکو پوجتے مین سو اسی لئے کہ یہ ہماری رسائی اللہ کے پاس کر اوین اللہ نے
 فرمایا کہ اس اختلاف کا فیصلہ دن قیامت کے ہو جائیگا پھر اللہ فی انپر کو اسی کفر و کذب کی
 دی اور فرمایا کہ ہم کہیں اون کو راہ راست پر غلامین کے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
 مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَتَّارٌ سو یہ حال اوس شخص کا ہے جسے اللہ کے سوا کوئی اور کار ساز نہو
 مددگار نہیں پایا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ ولی ہو گا اللہ سی نزدیک کر دیکھا اور ایسا

شخص نایب ہی جو اس بلائی بچلایا ہو بلکہ اس سنی ذیادہ شیعہ سوزنا ہو، دی جو کلاس کام کے
 منکر کا دشمن نہ ہوں شرکوں کے دلوں میں اور انکی سنت کی خاطر لوں میں یہ بات تھی کہ
 یہ ہمارے اہل اللہ کے پاس ہماری سفارش شفاعت کرے اس لئے انہوں نے اذون
 اپنا شیخ نہیں لایا تھا اور یہ حسین شہد کی ہی اللہ نے اپنی کتاب میں سننا سمجھا دیا ابطال کیا ہی اور
 یہ خبر دی کہ ساری شفاعت اللہ کی ہے اور ادھر کسی پاس کوئی کیسی شفاعت کر گیا کر دیا
 کہ جسکو خود خدایں اس بات کا اذون سے کہ ان اس شخص کی شفاعت کر اور یہ جب ہو گا کہ اللہ
 اس شخص کی قول عمل کو پسند کر لیا سو ایسے لوگ یہی اہل تہذیب ہونگی جنہوں نے اللہ کے
 کے کو اپنا شیخ نہیں لایا تھا اس لیے ان لوگوں کی شفاعت کی ہی اللہ تعالیٰ جسکو چاہے گا اذون ہو گا
 کیونکہ انہوں نے سو اللہ کے کسی کو اپنا سفارشی نہیں لایا تھا بے نرمی اللہ کے حامی تھے اور انہیں
 انکا مہر وہاں قال تعالیٰ ضرب اللہ مثلاً رجلاً فیه شرکاء متشاکسون ورجلاً
 سلماً للرجل هل یتویان مثلاً الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون یعنی بتائی اللہ نے ایک کہا
 ایک مرد ہے کہ او میں کہی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر جو
 ہے انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پہر بہت لوگ سمجھ نہیں کہتے یہ مثال ہے حج ایک رب کی
 بند سے ہیں اور جو کئی رب کی بندی اس سے یہی معلوم ہوا کہ مودعہ و شرک برابر نہیں تھے
 سو براسعادت مند ساتھ شفاعت کے وہ ہو گا جسکے لئے اللہ تعالیٰ اذون شفاعت کا
 دیگا یہ وہ صاحب توحید ہی جس نے سو اللہ کے کسی کو اپنا شیخ نہیں لایا تھا
 اور وہ شفاعت جسکو اللہ و رسول نے ثابت کیا ہے یہی شفاعت ہوگی جو عز و اللہ کے

اذن سے صادر ہو چکے اور جس شفاعت کی اللہ نے نفی کی ہے یہ وہ شفاعت
 شریک ہے جو دل میں اذن شکر کون کے بے جہنوں نے اللہ کے سوا اور
 شیخ ٹھہرائے ہیں سوائے اسے ساتھ معاملہ شفاعت کا برخلاف ان کے قصد کے
 ہو گا اور موحیدین فایز شفاعت ہوں کے حضرت کے قول میں جو ابو ہریرہ
 سے کہا تھا مائل کرنا چاہئے انہوں نے حضرت سے پوچھا تو ہا من اسعد
 الناس بشفاعتک یا رسول اللہ قال اسعد الناس بشفاعتی من قال
 لا اله الا الله اس بکرا عظم اسباب واسطے حصول شفاعت کے اسی تخرید توحید کو
 ٹھہرایا ہے یہ برعکس اوس کے ہے کہ شرکوں نے سمجھا ہی کہ شفاعت شفا رتھر کرنی ہے
 اور اون کے عبادت کر پنے اور اللہ کو چھوڑ کر اون کے موالات رکھنے سے ملتی ہے
 حضرت نے اون کے زعم کا ذب کو منقلب کر دیا اور یہ کہدیا کہ سبب
 شفاعت کا تخرید توحید ہے اللہ تعالیٰ شافع کو اذن دیگا کہ تو شفاعت
 کرتے ہیں؟ و شفاعت کریگا شرک کا یہ اعتقاد کہ جس نے کسی کو اپنا ولی
 و شیخ ٹھہرایا ہے وہ اوس کے شفاعت کرے گا اور یہ شفاعت نزدیک
 خدا کے نفع دے کی جٹلج کہ خواص ملوک و ولایہ اپنے دوستوں کو
 نفع پہنچاتے ہیں جہل محض ہے انہوں نے یہ نہجنا کہ اللہ کے پاس کوئی
 شفاعت نہیں کرتا ہے گرا اوس کے اذن سے اور اللہ اذن شفاعت کا
 نہیں دیتا ہے گرا اسی شخص کے حق میں جس کے قول و عمل کو وہ پسند کرتا ہے

اللہ نے فصل اول میں یون منسبہ مایا ہے من ذالذین شفع عندہ اہل باؤن
 اور دوسری فصل میں یون کہا ہے ولا یشفعون الا لمن ارتضی تیری
 فصل یہ ہے کہ وہ کسی کے قول و عمل کو پسند نہیں کرتا مگر اسی توحید و اتباع
 رسول کو یہاں وکلی میں جسکا سوال سارے اولین و آخرین سے ہوگا ابراہیم
 کہتے ہیں کللتان یسئل عنہما الاولون والاخرون ماذا کنتم تعبدون و ماذا الجنت
 یہ تین فصول ہیں جو کہ درخت شجر کو دل سے اس شخص کے جو انکو یاد کر لے
 اور سمجھ لے قطع کرتے ہیں شفاعت نہو کی مگر اللہ کے اذن سے اور اذن نہو کا مگر اس
 شخص کے لئے کہ جسکے قول و عمل کو پسند فرمایا گیا اور کسیکا قول و عمل پسند نہو کا مگر
 توحید و اتباع رسول سوا اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے شرک کو جو غیبر کو برابر اللہ کے
 کرتے ہیں ہرگز نہ بخشے گا کمال قال تعالیٰ فوالذین کفر و ابرہیم بعد لقون
 امح قولین یہی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو غیبر کو عبادت و مولات و محبت میں اللہ کے
 برابر کرتے ہیں جسطرح کہ دوسری آیت میں منسبہ مایا ہے تاکلہ ان کمال فی
 ضلال مبین اذ نسق یکرر العالمین اور جسطرح کہ سورہ بقرہ میں کہا ہی
 یحبوا نھم کحب اللہ تو مشرک کو دیکھتا ہے کہ اوکا حال اوکی عمل کو جھٹلاتا ہے
 کیونکہ قول اوکا یہی کہ میں نہ انکو برابر اللہ کی دست کہتا ہوں اور نہ اسکی برابر سمجھتا ہوں
 لیکن پھر انکے لئے غصہ کرتا ہے اور جب ہنگام کی حرمت کا کرو تو اللہ کے
 ہنگام سے یہی زیادہ غضب میں آتا ہے اور انکے ذکر سے ہشاش بشاش

ہوتا ہے نفس و شایکہ کوئی یہ ذکر کرے کہ وہ انا ثلہ بنات و کشف کربات و قضا حاجات
 آرتے ہیں اور ایک دروازہ میں دسیان اللہ تعالیٰ اور در میان او کے بندوں کے تو نہیں
 دیکھتا کہ شرک کا نام لینے سے کتنا شادان فرماں ہوتا ہے اور دل او کا طر
 ان کے ناکر کرتا ہے اور لواج تعظیم و خضوع و لواج موالات سبحان میں آتے ہیں اور ب
 ز سے اللہ کا ذکر کرو اور تجربہ یہ تو یہ بیان کرے تو اون کو ایک وحشت و حرج لاحق
 ہو جاتا ہے اور اپنے اللہ کے متعجب ہو کر سب پر طرح کی بہت لگاتے بلکہ تیرے دشمن ہو جاتے
 ہیں اللہ سے یہ حال اونکا خیال نہ دیکھا ہے اور انہوں نے ہم پر بہت لگائی اللہ اون کو
 دنیا اور آخرت میں رسوا و غار کر ستے اونکی محبت سوا اسکے کچھ نہیں ہے کہ جو بات اونکی
 اخوان نے کہی تھی کہ یہ شخص ہمارے خداؤں کو عیب لگاتا ہے وہی بات یہی کہتے
 ہیں کہ یہ شخص ہمارے مشائخ کو تنقید کرتا ہے جو کہ ہمارے ابواب حاجت میں طرف
 خدا کے نصاریٰ نے یہی یہ بات حضرت سی کہی تھی جبکہ حضرت نی اون سی کہا تھا کہ سچ
 کی بندے ہیں تو کہنی کے تنقصت المسیح و عیبتہ اسطرح اشباہ و شریکین اس شخص سے
 کہتے ہیں جو کہ اون کو تبرکے اوثان موجودہ اور ساجد ٹھہرانے سے منع کرتا ہے اور
 کہتا ہے کہ تم انکی زیارت اس طریح پر کرو کہ جلیل اللہ و رسول نے اذن دیا ہے تو یہ جواب
 دیتے ہیں کہ تو نے صحابہ و تبرک کی تحقیق کی اب اس تشابہ قلوب کو دیکھنا چاہیے کہ گویا
 ایک فی دوسرے کو اس شرک کی وصیت کر دی ہے ومن یعبدی اللہ فهو المصتد
 ومن یضلل فلن یجد لہ ولیا متہدا اللہ نے سارے اسباب چکنے ساتھ اہل شرک

تعلق رکھتے ہیں قطع کر دے اسکو دشمن بنانا ثابت ہوتا ہے اور یہ بات چنانچہ
 کہ بسنے اللہ کے سوا کسی اور کو ولی و شفیع نہیں آیا ہے او کی مثال کرنی کی سی ہے
 کہ اوسنے ایک کھربنایا اور سب سی زیادہ بودا اور کمزور کرنی کا کھربوتا ہے قال تعالیٰ
 قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ دَعَوْا مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مَشْقَالِ ذُرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
 فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا شَيْءٌ يُدْعَوْنَ لِيُغَايِبُوا عَنْكُمْ مِنْ مَّظَاهِرٍ وَلَا يَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ
 اس آیت میں رب سے شرک فی التصرف کا اور اثبات ہے نفی نفع شفاعت کا اور
 یہ بات کہ شفاعت بی اذن کے نبوی شرک فی جب کو اپنا مسبود نہیں آیا ہے وہ
 اسی لئے کہ اوس سے نفع ہاتھ آئی اور یہ نفع ہاتھ نہیں آتا مگر اوس کی جو حسین کوئی فضیلت
 بنجلہ ان چار خصال کے ہوتی ہے یا تو وہ مالک اوس چیز کا ہو گا جو عباد کی اوس سے
 مراد ہے اگر مالک نہ ہو گا تو مالک کا شریک ہو گا اگر شریک ہی نہیں ہے تو او کا متعین و
 ظہیر و مددگار ہو گا اگر حسین و ظہیر ہی نہیں ہے تو نزدیک مالک کی او کا شفیع ہو گا سو اللہ
 ان چاروں مرتبوں کی نفی کی اور ترتیب وار کے واسطے سے طرف ادنیٰ کی انتقال کیا کہ
 شرک و مظاہرت یعنی مددکاری شفاعت یعنی سفارش کو جو کہ مطلوب شرک ہے منتفی
 فرمایا اور ایسی شفاعت ثابت کی حسین کسی شرک کا کچھ حصہ نہیں ہے اور یہ شفاعت اللہ کی
 اذن سے ہو گی یہ آیت ایک نور و رہبان و نجات و تجرید توحید ہے اور اصول مواد
 شرک کو بالکل قطع کرتی ہے سمجھنے والا اسکو بخوبی سمجھتا ہے اور مترآن اس طرح کی
 آیتوں سے اور اس کے نظائر و شبابہ و امثال سے مشغول و مملو ہو کر کفر لوگ داخل ہونا

و قیام کو بھی اس آیت کی اور متضمن ہونا اس آیت کا اور قائل کو نہیں جانتے ہیں بلکہ یہ گمان کرتے ہیں کہ بس نوع و قوم کے حق میں یہ آیت آئی تھی وہ لوگ چل بسے اور انہوں نے کوئی وارث اپنا نہیں چھوڑا یہی گمان فاسد درمیان انسان کے دل اور درمیان انہیں قرآن کے مائل ہوتا ہے ہم قسم کہاتے ہیں کہ وہ لوگ چل بسے ہیں تو مثل ان کی یا بڑے اونے یا کمتر اونے ان کی وارث موجود ہیں قرآن انکو اسی طرح پر متادل شامل ہی طرح کہ ان اہل شرکوں کو شامل متادل تھا لکن ثابت وہ ہے جو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہی ہے اغنا ینقض عری الاسلام عرۃ عرۃ اذا انشأ فی الاسلام صلہ یعنی بالاحاطۃ یہ سئلے کہ جب ایک شخص جاہلیت کو نہیں پہچانتا ہے اور نہ اوس چیز کو جس کا قرآن نے عیب ذم کیا ہے تو وہ اوس جاہلیت و امر صاب و مذموم میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اوس کام کو مقرر رکھ کے لوگوں کو اوس کے طرف بلاتا ہے اور اوس شے کو صواب و مستحسن بتاتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ وہی کام ہے جو اہل جاہلیت کرتے تھے یا مثل ان کی یا بڑے اوس سے یا کمتر اوس سے اس لیے اس سبب سے رسی اسلام کی ٹوٹتی جاتی ہے اور اندک اندک ہو کر منقطع ہوتی ہے اور معروف منکر اور منکر معروف ہو جاتا ہے اور بدعت بدعت اور سنت بدعت بن جاتی ہے اور آدمی کے کفر فیض بیان تجرید توحید پر اور اوسکی تبلیغ متابعت رسول اسلام اور مخالفت ہو اور بدعت پر جوتی لگتی ہے اور جسکو اللہ نے بصیرت دی ہی راہ کا دل نہ سلاست و اس امر کو انہیں ہی کیانت ہے۔

فصل

شرک منہر نہایت کثیر و عام ہے جیسے ریاد و تفسیح کرنا اور غیسہ اللہ کی قسم کھانا حضرت نبی

فرمایا ہے: **مَنْ جَافَ بَغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ بِمَا جِئَ بِهِ كَمَا شَاءَ اللَّهُ وَشَفَّ يَأْمُنُ بِاللَّهِ**
وَمَنْ لَمْ يَأْمُنْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَأْمُنْ بِاللَّهِ وَانْتَبَاهَا مَا مَكْمَلٌ عَلَى اللَّهِ وَعَلَيْكَ يَا لَوْلَا أَنْتَ لَوِ كُنْتَ كَمَا
يُنْفِ جَوْلَهُ جَابِئٌ اور تو چاہے یا یہ کہہ کر طرقت اور تیری طرف سے یا میرا کہہ
 اور تو ہے یا سو اللہ کے اور تیری کوئی میرا نہیں ہے یا میرا ہر دسا اللہ پر اور تجھ پر ہے یا اگر
 نہ تو تو ایسا نہ تو یا اوپر اللہ ہے اور نیچے تو ہے سو یہ شرک نہ مگر یہی بحسب حال تقدیر
 قائل کے شرک کہہ رہا ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک شخص حضرت سے کہا ہوا
مَا شَاءَ اللَّهُ شَيْئًا لِيَأْجِزَ لِي فِي شَيْءٍ کیا تو نے مجھے اللہ کا ہر شے پر اقل ما شاء اللہ وحدہ
 یعنی یہ کہہ جو را اللہ چاہے حالانکہ یہ لفظ الفاظ مذکورہ کی نسبت بہت خفیف و بلیغیت ہے
 انواع شرک میں ایک یہ ہے کہ مرید پیر کو سجدہ کرے یا اوسکے لئے توبہ کرے
 یہ شرک عظیم ہے میں کہتا ہوں یہی حکم تصوریخ اور ربط قلب بالشیخ اور مرقیہ شیعہ
 کا ہے ایک جہان اس بلا میں گرفتار ہو رہا ہے دوسرے نوع یہ ہے کہ غیر اللہ پر توکل
 اور اوسکے لئے عمل کرے اور انابت رجوع و خضوع و خواری و خاکساری بجا لائے یا
 اوسکے پاس سجود رزق کی کرے اور اللہ کی نعمت کو غیر کی طرف لٹکائے تیسری نوع
 یہ ہے کہ غیر اللہ کی نذر مانے یہ شرک کہ حلف بغیر اللہ سے یہی عظیم تر ہے جب حلف
 بغیر اللہ شرک کی ٹیڑھ تو نادر بغیر اللہ بالاولیٰ شرک ہو گا حدیث میں عقبہ بن عامرؓ فرمایا ہے
النذر حلفة یعنی منت مانا حلف ہی چوتھی نوع یہ ہے کہ مردوں سے حاجتیں مانگے
 اور اوسے استعانت پر اپنے اور انکی طرف متوجہ ہو اصل جہان ہر کے شرک کی یہی

نوع ہے اس لئے کہ میت کا عمل تو منقطع ہو چکا ہے وہ اپنی ہی جان کے نفع و نقصان کا
 مالک نہیں ہے تو وہ دوسرے کی وجہ کو اس سے استغاثہ کرتا ہے یا کسی حاجت کا سائل
 یا اس کو اللہ کے پاس شفیع ٹھہراتا ہے کیا سود و زیان پہچانے گا یہ چل ہے اس مشرک کا
 حال سے شافع و مشنوع عند اللہ کے جسطرح کہ اوپر کر رہا ہے کہ اس شفیع کو یہ قدرت
 نہیں ہے کہ وہ کسی سفارش نزدیک اللہ کے کرے کہ اللہ کے اذن سے اور اللہ نے
 اس مشرک کے استغاثہ و استعانت و سوال کو سبب اذن کا نہیں ٹھہرایا ہے سبب انکار
 تو یہی کمال توحید ہے بلکہ اس مشرک نے وہ کام کیا جس سے کہ اگر اذن ہوتا تو اب نہ ہوگا
 اسکی مثال وہ شخص کیسی ہے کہ وہ اپنے کام نکالنے کو ایسا کام کرے جو اس کام کو نہ
 دے یہی حالت ہی ہر مشرک کی اور میت تو خود اس بات کا محتاج ہے کہ یہ شخص اسکی لئے
 دعا کرے اور اوپر ہر مان ہو اور اسکے واسطے اللہ سے مغفرت مانگے جسطرح کہ حضرت نے ہکو
 وصیت کی ہے کہ جب ہم قبور کی زیارت کریں تو ہکو چاہیے کہ ہم مردوں پر رحم کریں اور
 اونکی لئے اللہ سے عافیت و مغفرت چاہیں مشرکوں نے اس وصیت کو برعکس کر ڈالا
 اور اونکی زیارت بطور عبادت کے مقرر کے تاکہ ان سے قضاء و حوائج طلب کریں اور
 استعانت چاہیں اور اونکی قبر کو اوثان ٹھہر لیا کہ وہ پوچھے جاتے ہیں اور اس زیارت
 شریک کا نام حج رکھا اور وہاں جا کر ٹھہرنا اور سہرہ منڈانا مقرر کیا اور پیر زادوں اور
 مریدوں نے قبر کے پاس بیٹھ کر مراقبہ کرنا شروع کیا اور اسکا نام استغاثہ و حافی رکھا
 اور اپنے قلب کا ربط ساتھ اس کے روح کی اعتقاد کیا تو اس صورت میں انہوں نے دور

جمع کے ایک شرک بالمعبود و تغیر دین دوسری مساوات اہل توحید اور نسبت کرنا اہل
 اسلام کا طرف متفقین اموات کے حالانکہ یہ خود شرک کر کے اللہ تعالیٰ کی متفقین کی ہیں
 اور نیز یہ ان اولیاء کے جو کہ موعود خالص تھے اور کہیں انہوں نے کسی شئی کو اللہ کا
 شریک بنکھا تھا مذمت کرتے ہیں اور ان کے دشمن عین جہت ہو گئے ہیں سو جنکے ساتھ انہوں نے
 یہ شرک کیا ہے انہیں کا خالص متفق غایت درجہ کا کرتے ہیں اسلئے کہ انکو یہ گمان ہے
 کہ وہ مقبولین انکی ان افعال و حرکات سے راضی ہوتے ہیں یا انہوں نے انکو حکم دیا ہے
 کہ تم یہ کام کیا کرو اور وہ بسبب ان افعال کے ان کو پرستون کے کار ساز ہو گئے ہیں
 حالانکہ یہ سارے کو پرست پر پرست توحید و رسل کے دشمن ہیں ہر زمان ہر مکان میں
 اور انکے تابعدار و انکی بہت کثرت ہے اللہ تعالیٰ اپنے خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام کو
 جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی **وَاجْبِبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَكَ**
الاصنام ربنا نحن اضلال کثیرا من الناس اس شرک اکبر سے کسی نے نجات پائی
 مگر اسی شخص نے جس نے اللہ کی توحید کو مجر و کیا اور اللہ کی راہ میں شرک کو نکاح دشمن بنکھا اور
 انکی دشمنی کو اللہ کا قرب سمجھا اور نرسے ایک اکیلے اللہ کو اسنے اپنا ولی و خدا و معبود بنایا
 اللہ کا دوست بنا اوسی سے در کہا اوسی کا امید وار رہا اوسی کے سامنے خوار و ذلت
 اختیار کی اوسی سے استعانت چاہی اوسکی طرف التجا کی اوسی سے مستیث ہوا اور اسنے
 قصد کو اللہ کے لئے خالص کیا اور اس کے حکم کا تابع و مع ہوا اس کے رضامندی کا طریقہ
 جب انکا تو اللہ ہی سے انکا جب استعانت کی تو اوسی سے مدد چاہی جب عمل کیا تو خالص

اوسکی لئے کیا فیض اللہ تعالیٰ واللہ اعلم بالصواب لہذا شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ازاں
 عبارت کے کہا ہے کہ دیکھ کہ سطر کی تفسیر یہ کی ہے ایمن اس امر کے کہ جو کام یہ گور پر
 کرتے ہیں دشرک اکبر ہے بلکہ اصل شرک تمام عالم کا ہیں ہے اور یہ جو کہا ہے کہ انہ
 عداوت رکھنا چاہیے سو ٹھیک کہا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تجد
 قوم یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ امر سوء یا ایہا الذین
 امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الی قوله کفرنا بکم و بدد ابیننا
 و بینکم العداۃ و البغضاء ابداً حتی تؤمنوا باللہ و حصدہ
 انتہ میں کہتا ہوں کہ سو شرک اکبر کے جتنے انواع شرک کے ہیں و غالباً شرک اصغر ہیں
 الا ان اشار اللہ تعالیٰ جیسے گور پرستی پر پرستی کہ یہ سب نزدیک علماء محققین کی شرک
 اکبر ہے نہ اصغر اور جیسے اختیار کرنا سفر کا و اسطی زیارت قبور دور دست کے خواہ وہ
 قبر کسی پیغمبر کی ہو یا کسی لی یا پر پشہید کی اور جیسے اولیاء و صلی کو واسطہ تقرب و شفاعت کا
 نہیں ان نزدیک اللہ کے اور کفر سے یہی شرک اصغر مراد ہوتا ہے لکن ادنی غفلت
 جہل سے پہر ہی منغمہ اکبر ہو جاتا ہے جیسے یا و عمدہ اسکو شرک مخفی فرمایا ہے جب
 خلوص جا کر نرا کہنا سنا مارہا جاتا ہے تو ریاکار شرک نہیں جاتا ہے یا جیسے تصور شیخ
 کہ انجام اسکا شرک اکبر ہو جاتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ شرک کے ستر درج ہیں اور بدعت
 بہتر اور جو علامت و مذمت شرک و بدعت کی قرآن حدیث میں آئی ہے شاید کسی کے
 اور مصیبت کی لئے آئی ہوگی بلکہ منبع ہر عریان کا یہی شرک و بدعت ہی جب کسی آدمی کے

مسکینین میں نفل جاتا ہے تو پھر ناکام کو کچھ دے دے دال میں باقی نہیں رہتا لیکن
 بڑا ہونے کا ان کو پرستون پر پرستون کوئی دیا ہی کہ تم لوگوں کے اولیاء و مصلیٰ کی تعظیم و
 اوفے محبت کرتے ہو انکی تزییناد کرنی اور دست دینی سے قیامت میں یہ تمہاری
 سفارش ہو جائیگی یہ کچھ شے کہ نہیں ہے شے کہ تو جیتے تاکہ تم انکو اللہ کا شریک خلق
 آسمان زمین میں سمجھتے سناں امت کوئی دل فی فی شہورہ ایس کو پسند کر قبول کر لیا اور عیاں
 مسخر سے بکرا بیان سے نعمت کو رو بہ خرچ کر کے برباد کر بیٹھا اور یہ بھیجی قرآن مجید
 کے احکام کچھ خاص ساتھ اون لوگوں کے نہ تھے جبکہ حق پرستہ آن اور نہ یہ یا حدیث
 آئی ہے بلکہ یہ حکام تا یوم النبیام ہر مسلمان کے متین عام ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو قرآن
 معجزہ باقی نہ رہتا ہے اصل پیرتا ہے حالانکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے غم میں و حیرت
 جہوری میں جیتا کہ تم انکو کچھ سے رہو گے گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے
 رسول کی سنت لیکن امت فی عکس القیض کیا کہ قرآن کے عوض میں شہرہ کی تیا
 کیا اور سنت کے عوض میں بدعت مولیٰ انکے نزدیک قرآن فقط سہلی ہے کہ
 گہر کے طاق یا الماری یا صندوق میں رکھا ہے اور لوگوں کے سامنے یہ کہا جائی
 کہ ہمارے پاس نسخہ مستہ آن کا بہت عمدہ و خوش خط مطلقاً مذہب کجواب یا طلسم منحل
 کے جزو ان میں بہت قیمتی جلد کا ہے اور بہت ہوا تو کا ہے مابینہ او سکون کمال کر چکا
 جاٹ کر رکھ دیا کچھ سہلی نہیں ہے کہ اوسین تلاوت کی جائی اور تدریج عمل میں آئے
 اور اپنے ہر حال قال ففل کو اوس سے ملا کر دیکھا جائے کہ کونسی بات ہماری ظاہراً

یاباطنا موافق ہے اور کوئی حالت صوری و معنوی مخالف ہے اسلیٰ کہ قرأت و دست
کتاب اور سے یہی امر مقصود ہے نہ مجرد نظر و تقییل پر جو شرک و بدعت عربی شناس
فارسی خوان ہین اور غلامولوی کہلاتے ہین اؤ کما تعلق قرآن سے فقط اسقدر رہتا ہی
کہ کوئی لفظ یا آیت ایسے ہاتھ آجائے جس سے استدلال کسی مشرک و بدعت کی جواز
پر ہو سکے اگرچہ تاویل بعید و توجیہ ماسدید سے ہو اور ہر چند بدالات تشتمل بالکثر بہت خارج اؤس
مدعا کا ہو سکے گو اؤسکے مقابلہ میں ایک حصہ کافی آیات بیانات و دلائل منہات کا موجود
کیونکہ نہ وہی حال سنت مطہرہ کا ہے کہ اول تو اہل شرک و بدعت خصوصاً گورپرست
پرپرست اور متقلدین مذہب کی دل اؤس سے نفرت کرتے ہین اسلیٰ کہ دواوین شیخ
مین مخالفت ظاہر ساتھ اس مشرک اور قیل قال جال کے ہے اور اگر ہزار میں ایک
و ہٹے ریاء و منافرت کے متوجہ طرف اتحصال علم سنت کی ہوتی ہین تو کتاب مشکوٰۃ
شریف سے آگے تجاوز نہیں کرتے اور اگر کسی نے بفرض محال صحاح ستہ کو پڑایا
یا سن لیا تو اؤسکا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اپنی بدعت کو ثابت کرے اؤ صحیحین کے
حدیثون پر احادیث سنن کو ترجیح دیکر اپنے مذہب اور امام کی حمایت کری چنانچہ صنیع
متقلدین مذہب سی یہ بات بخوبی ثابت ہی ہر کتاب اہل تقلید کے اس دعوے پر
شاہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضرت نے اپنی حدیثون میں سارے
مواد اہل مسبور و معتدین اموات و متقلدین مذہب کو جرّے اؤ کھیر ڈالا ہے
یہ بات ہے اور یہی کہ کوئی یہ سمجھے کہ ہم مصداق ان آیات و حدیث کی نہیں ہین انکی

سداق اوسی زماۃ نبوت کے شرک و تعدد و اہل جاہلیت ہی لیکن اس اعتقاد میں اہل اسلام
شریعت اسلام کا اور انکار مریح ہے قبول میں حق سے جو کوئی ایسا زعم کرتا ہی مسلمان
نہیں ہے شرک و بدین زندقہ و مرتد ہے کون شرک اس سے بڑا کہ وہ کواہست کے
لوگ اعداد است کو گود و دل ہوں یا پیشہ پید اپنا شیخ و مربی الی اللہ سچے ہیں ہم سوائی سیا
اور ان اصحاب و اہلیت کے جنگی لئے حضرت فی گوہی جنت کی دی ہے کسی کے لئے
قلمی مشتی ہو کیا حکم نہیں کیسے ہیں اور ہو کہ یہ عالم غیب نہیں ہے کہ لکھا خاتمہ بالآخر ہو اور لکھا ہوا
ہاں جسکو کہنی صلاح و توفیق پاتا ہے اور اس کی پودہ مرگیا ہے اوکل حق میں حسن نہیں کہتے
ہیں تو مجھ و ہماری حسن ظن سی ہم اوکو شفیع و مقرب اپنا نزدیک خدا کے نہیں کہیں گے
بلکہ اگر ہو کہ انکی حسن خاتمہ و مغفرت کا یقین کامل ہی ہو جائے تب ہی ہم جانتے ہیں کہ وہ
ہرگز کسی شرک و جنتی کی سفارش نزدیک خدا کے نہ کریں گے اور اگر وہ ایسا کرنا یا میں تو بھڑ
اللہ کے اولیا نہ ہونے بلکہ اعدائے ہرے کہ اوکل خلاف مرضی بریجرات کر نیو طیار زمین لانکہ
بیان اولیا و صلحا کا ذکر کرنا اور انکا نام واسطے سر انجام تقریب و شفیع کی لیا ہی سر کی
خلاف ہے اسلئے کہ نبی سے بڑا کہ کوئی بشہ نزدیک اللہ کے بزرگ تر و مقرب تر نہیں ہوتا ہے
پھر ملاکہ مقربین بزرگ ہیں موجب سل ملاکہ بی اوکے مرضی اذن کے شفاعت نہ کریں گے
پھر کسی اور شخص کی کیا وقعت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ اولیا و صلحا ہوتے او سدن
ان کو پرستون اور پرپرستون کے دشمن ہو جاویں گے اور انکو اس بات کا ڈر ہو گا کہ کہیں
ہم سے یہ سوال نہ کر ان لوگوں نے جو تمہاری نذر نیار کے اور تمہاری قبر چرچہ پانچ جلائی

اور کتبہ بنائی اور چادرین ڈالیں اور پرہ سے لٹکاتے اور قبر کا طواف کیا اور بری زہری
 قبر میں خیمہ و بلند طیار کین اور نگوانہوں نے اپنا مترب شفع ٹھہرایا کیا اس کام کے کر نیکا
 تینہ آؤ کو حکم دیا تھا یا تم اونسے اس کام پر راضی تھے کہ دو دور دور سے چکر تبارشی بارت
 کے لئی آئیں اور تبارشی فات کی دن کو عرس ٹھہرائیں اور تمہارے نام کا جانوز بچ کرین
 اور وقت سختی کے ٹگو پکارین اور مصیبت میں تمہاری دہائی دین اور تمسے شفاء مرخص و روغاب
 و کائنات زرق اور تولد و اولاد کا سوال کریں اسلئے کہ قرآن میں اس جنس کا سوال ہونا صحیح علیہ السلام
 سے آیا ہی انت قلت للناس اتخذونی و امی الھین منی و نالھ مالکھ امھ لھما لے
 کو خوب معلوم ہے کہ سیح اور ان کی مانگا دامن اس لوٹ سی بالکل پاک ہے مہندایہ سوال جو
 اونسے ہو گا وہ اسی لئے کہ اس امت اسلام کی یہ گور پرست و پیر پرست بخوبی سمجھ لیں کہ یہ کام
 شرک خالص اور بدعت بہکلیہ ہے اور یہ رشوت دنیا اہل قبور و مجاورین مقبرہ کو کچھ سود
 نہوگا بلکہ وبال اسکا انہیں کی گردن پر آئیگا۔ **فصل** شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بعض
 رسائل میں لکھا ہے کہ شفاعت میں لوگوں کی لئے کئی طرح کے گراہی ہے جسکو ہم نے اور جگہ
 بسطی لکھا ہے بہت سے گور پرستوں پر پرستوں کو یہ گمان ہے کہ یہ شفاعت بسبب
 اتصال کے ہوگی جو شافع کو ساتھ شفع لے کے ہے بطرح کہ ابو حامد وغیرہ نے ہکا ذکر کیا
 یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص حضرت پر بہت درود پہنچاتا ہے وہ بہ نسبت غیر کے زیادہ حقدا
 شفاعت کا ہی اسبط جس شخص کو ساتھ کسی شخص کے زیادہ در حسن ظن ہوتا ہی اور اسکی
 تعظیم بہت سی کرتا ہے و داتنی بشفاعت ہی سو یہ بات غلط ہے بلکہ یہ قول مشرکوں کا ہی

جو یہ بات کہتے ہیں کہ ہم فرشتوں کو اسی لئے دوست رکھتے ہیں کہ وہ ہماری شفاعت کریں انکا گمان یہ تھا کہ جو کوئی کسی ایک فرشتہ کو دوست رکھتا ہے یا کسی نبی یا صالح کو تو یہ ایک سبب ہی واسطے اسکی شفاعت کے عالاخر بات یوں نہیں ہے بلکہ سبب شفاعت کا اللہ کی توحید اور اخلاص میں لڑنے سے سوچہ شخص بتنا اخلاص میں یاد رکھتا ہو گا اور اتنا ہی مقدار شفاعت کا نہیں کیا جس طرح کہ وہ مستحق انواع رحمت کا ہو گا اسلیٰ کہ مہربان اور خالق شفاعت کا طرف سے اللہ کی ہے وہ ان کوئی کسی کا شفع نہیں ہو سکتا ہے مگر اللہ کے اذن سے اللہ ہی شافع کو اذن دیگا تب کہیں زبان واسطے شفاعت کے کہو لیگا اور اللہ ہی شفاعت کا قبول کرنے والا ہے یہ شفاعت ایک سبب ہی بخیر باب رحمت الہی کی جس بندے پر اللہ چاہیگا رحمت کریگا اور بڑی مستحق اس رحمت کی اہل توحید و انبیا ہیں پس جو کوئی تحقیق اخلاص میں اکمل نکلیگا وہی مقدار رحمت کا نہیں کیا اور جن گناہگار سیئات حسنات پر رائج وغالب ہوگی اور انکی تراز و ہلکی پڑ جائیگی وہ مستحق ان کے ہونگی پھر انہیں جو اہل لا الہ الا اللہ ہیں انکو انکی بسبب انکی گناہوں کے پوچنے کی اور اللہ انکو ایک طرح کی موت دیگا وہ انکو جلا دے گی مگر موضع سجود کو نکھائیگی پھر اللہ انکو بسبب شفاعت ان کے نکال کر جنت میں داخل کریگا یہ بات عادیث صحیحہ میں آئی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ سارا داردار اس کا روبرو کا کلمہ اخلاص پر ہے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ نہ شرک پر صلح کر یہ جاہل گمان کرتے ہیں اتنے اور یہ سوال تمہارا کیا یہ کاروائی اوس مسلمان کی حق میں ہوگی جس سے بالکل شرک نہیں ہوا ہے انکا جواب یہ ہے کہ جو شرک اصغر ہو جس سے

سادہ ہوتا ہے اور وہ باوجود کوشش کی اتباع امر خدا و رسول میں نہیں جانتا ہے کہ یہ کام
 شرک ہی تو امید ہے کہ یہ امر او کو وہ معرفت میں خارج کرے اسی طرح کوشش کی اشیاء
 صحابہ سے سادہ ہو گئی تھیں جیسے قسم کھانا باب و اوون کے یا کعبہ کے یا یہ کہنا کہ ماشاء
 اللہ و شئت یا ما شاء چھ یا یہ کہنا کہ ہمارے لئے یہی ایک ذات انوار مقرر کر دو گن جب
 او نیز حق ظاہر ہو گیا تو وہ تابع حق ہو گئے اور کوئی جبر کہ قصہ انہوں نے نہیں نکالا جس طرح
 رعیت اہل جاہلیت کے اسٹے مذہب آثار و رسوم ابداد و عادات کے ہوتی ہے اور جنہوں
 کہ دعویٰ مسلمانی کا کرتا ہے اور مہذب بڑے بڑے کام شرک کے کرتا ہے اور جب او سیر
 آیات اللہ کو قنات کیا جاتا ہے تو اس کا رخ ظاہر کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو
 انسان یہ کام بسبب جہالت کی کرتا ہے اور او کو کوئی نامحشر مدشر یا اور اسٹے
 خود وہ عالم طلب کیا جو اللہ نے اپنے رسول پر اتارا ہے بلکہ زمین میں جہار باور جو جسٹس نفس کے
 ویرانی کی تو ہم نہیں جانتے کہ اس کا حال کیا ہو گا اتنے اس عبارت سے ثابت ہوا کہ شرک کہیں
 اہل مذہب نہیں ہوتا ہے ہاں جو کفر ایسا ہی کہ منقاد ایمان نہیں ہے اور جہالت ایک شخص سے
 اتنا تا ہو گیا ہے تو وہ مرجو العتب ہے جس طرح کہ حق میں عورتوں کے آیا ہے یکفیر العتید
 یہ کفر بننے نا شکری ہاں پاسی کے ہوتا ہے یہ کفر نہیں ہے جس سے ایمان بالکل جاتا رہے
 یا جیسے زنا و شرب خمر کا کئے حتمی نہ پایا ہی کہ او سوقت ایمان زانی و شارٹ سارق مخوم سے
 بدلتا ہے کہ یہ انواع کفر کے ایسے ہیں کہ ایمان کی ضد نہیں ہیں اور کفر و دن کفر نہیں انواع
 عبارت ہی ایسے کا بہر بہت میں جنہر اخلاق کفر یا ملت کا آیا ہے اور ان کی جسہ داخل ہاں

مگر غلو نہ کر کو نہیں فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی ہوتی ہوئی ہیں ایمان باقی رہتا
اگر اقل قلیل جو بیسے برابر ایک نہ یا نصف نہ یا ایک نہ رائی کے اتنی بات ہے کہ اس جگہ
حد جہل کا وہاں تک چل سکتا ہے بیشک کہ قبول حق سے بعد و موع دلیل کے انکار
وہ سنگبار نہیں ہے و مخرج جہل باعث اس قول یا عمل پر تھا اور اگر مساذد بعد بیان حق و
سلوع انوار دلیل کی یہی جہد باقی ہے اور حجاب طبع یا رسم یا قوم یا اہل غلو اصحاب
نہیب یا اہل قرابت یا محلیہ استبداد جاہ و دولت مانع قبول اذعان ہے تو میرے کفر پر
ضد ایمان کے ہوتا ہے اور یہ شرک اس قدر فاعل قائل کو شرک کہہ کر پھا دیتا ہے قال
خاندان قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالکاشۃ فحسبہ جھنڈو و بشر المہاد و قال تبارک
ان الذین یستکبرون عن عبادۃ ربہم یدخلون جہنم الخیرین کفر و شرک اس بدتر ہر دو چیز
کفر و شرک پر اور جہنم کے سات درکات ہیں تقسیم مدارج کی بحسب تفاوت احوال کفر و
شرک اور باعتبار قلت و کثرت و منفعت و قوت کی ہر کی عیاناً بالبد و عافاً بن التقریر حمد اللہ نے
کتاب زاد المعاد میں لکھا ہے کہ از انجمل ایک جلاویا ہے مکانات سعیت کا جہان کہ اسد
رسول کی نافرمانی کی گئی ہے اس جگہ کو ڈاؤسے جہلج کہ حضرت فی مسجد فرما کر جلاویا ہوتا
اور حکم دیا کہ باقی کو ڈاؤسے وہ مسجد تھی جہن نماز پڑھی جاتی تھی اس کا نام لیا جاتا تھا لکن جبکہ
بنیاد او سکی ضرورت تفریق سلیمین ہوئی تھی اور ایک جاسی پناہ منافقین نہیں تھی اور جو کوئی گنا
ایسا ہو تو اس سلیمین پر واجب ہے کہ اس جگہ کو بیکار کر دی اور ڈاؤسے اور آگ سے جلا دی یا اسکی
صورت بلکہ اسکو کسی اور کام میں لینی جس کام کی لئے وہ جگہ بنائی گئی تھی اسکی لئے باقی

نچوڑی جو جب یہ شان مسجد خزار کی پھیری تو پیر اور شاہد شہرک کا کیا ذکر ہے کہ جہان
 قر کے مجاور اور پجارے لوگوں کو بلا کر خدا کی ہمہ گیر تہراتے ہیں و تو بلا و سنے لائق ہدم و
 احراق و تغیر کی ہیں بلکہ اور نکاح کرنا واجب تر ہے اسی طرح وہ محلات جو معاصی و فسوق کے میں
 جیسے دوکانات شراب فروشی اور دیگر منکرات کے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
 ایک پورے قریہ کو جہان شراب بکتی تھی اُنک سے جلادیا اور ویشہ شکننے کی دکان جلادی
 اور اوسکا نام فویق رکھا اور سعد کا قصر حسین و عیت سی حجاب میں رہتے تھے جلادالا
 اور حضرت نے قصد کیا تھا کہ جو لوگ جماعات و جمعیہ میں حاضر نہیں ہوتے میں انکی گھر نہیں
 اُنک گھاوی جائے تاکہ وہ جل جائیں مگر یہ خیال مستورات و ذریات کی خیر خواہی و جہات
 و جب نہیں ہے باز رہے اسطرح وہ درخت جیسے نیچے بیتہ الرصوان ہوئی تھی اور اس بیت
 و شجر کا ذکر قرآن میں آیا ہے جب لوگ اوسکی تعظیم کرتے گئے اور اوسکو مبارک سمجھتے تھے
 عمر بن خطاب نے جر سے کاٹ کر پھینک دیا اگر صحابہ ایسے کام کرتے اور سد ذرائع شرک کا
 اہتمام نہ فرماتے تو یقیناً آج اسلام کا نام ہی کسی قطر زمین میں نہ پایا جاتا اس جد و جہد پر تو
 یہ حال ہو گیا ہے کہ اکثر امت اسلام شرک و بدعت کو دین و ایمان سمجھنے لگے ہر اور اتباع
 قرآن حدیث کو بدعت و ضلالت جان کر موحیدین کی جان و مال و مال و نام کے دشمن بنائی
 ہو گئے ہیں شائع نے جو فرمایا تھا کہ خود اسلام کا طرف غربت کے ہو گا اوسکا مسداق صد
 سال سے دنیا میں موجود ہو گیا ہے مسلمانان درگور و مسلمانی و کتاب کا مجال ہے کہ وہ
 ان افعال شرک کا ذکر کرے اور پیر اوسکو کوئی مسلمان سمجھے فاللہ وانا الیہ راجعون

از خود ایک ریخت ہی کو وقت کرنا ایسی شے پر جو بڑا وقت نہ خرچ نہیں ہے بلکہ اس میں
 وقت کرنا درست نہیں ہے اس صورت میں جو مسجد کہ قبر پر یا پاس قبر کے بنی ہے اور عجب ہم
 کرنا واجب ہے اسی طرح اگر کوئی مرد و مذکر مسجد کے مدفون ہو تو اسکو کہو درنگ حال دناے امام
 احمد وغیرہ نے اپنی رائے کی ہے دین اسلام میں اجتماع مسجد و قبر کا نہیں آیا ہے بلکہ حرام
 ان دونوں میں سے دوسری پر طاری ہو اسکو منع کر دے اور جو سابق ہو اسکی حکم
 رہے اور اگر معاہدہ دونوں کام کے باورین تو ہرگز ناجائز نہیں اور نہ یہ وقت صحیح ہے حضرت
 ایسی مسجد میں نماز پڑھنی سے منع فرمایا ہے اور جو کوئی قبر کو مسجد ٹھہرائی یا اوپر چراغ بجلائے
 اسکو لعنت کی ہے بلکہ قبر کے پاس جماؤ کرنے سے یہی نہیں کی ہے میں کہتا ہوں یہ جہاد
 وغیرہ جماعات کو یہی شامل عام ہے فقہ اذین الاسلام الذی بعث بہ رسولہ
 ونبیہ وغیرہ بین الناس کما تدرے اختفی دوسری جگہ
 کہا ہے کہ یہی حکم ان مواضع کا ہے جنکو اہل شرک فی بیوت طواغیت ٹھہرایا اور بنایا ہے کہ
 اونکا ہدم کرنا اللہ ورسول کو نہایت درجہ محبوب و مرغوب ہے اور یہ ہدم و اہل اسلام و دین کے
 بغایت نافع و مفید ہے بہ نسبت اٹھانے میخانوں اور دوکانات منکرات کے یہ مشاہد جو قبو
 پر بنائی گئے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر پونے باقی بین اور ان قبور والوںکی ساتھ طرح طرح کا شرک
 کیا جاتا ہے انکا باقی رکھنا اسلام میں حلال نہیں ہے بلکہ انکا ہدم کرنا واجب ہی اور انکا وقت کرنا
 اور انپر وقف کرنا درست نہیں ہے امام کو چاہیے کہ وہ انکو قطع کر دے اور اوقاف مذکور کو لشکر اسلام
 پر صرف کرے اور ان اموال سے مصالح مسلمانین پر استقامت لے جس طرح کہ حضرت معلم نے ان

بیوت طواغیت کو لیکر کچھ اونکے اذلالات و استعداذ و رآقی تھی اور جمع تھی جو کہ شاہ اول
 برپا کے تھی جو امام کے گہر میں آتی ہیں سب کو صلح مسلمین میں صرف کر دیا تھا اور سارا مال
 بتخانوں اور میخانوں کا درستی اسلام میں خرچ ہوا اور بیوت طواغیت کی باپس یہی کام
 ہوتے تھے جو کہ اب نزدیک شاہ و قبور کے ہوتے ہیں کچھ ان دنوں میں فرق نہیں ہے
 یہی نذر و تبرک و تمسح و تقبیل و سلام وہاں ہے تھا جو یہاں پر ہے قوم کا شرک یہی تھا کچھ وہ
 اس بات کی متفقہ نہ تھے کہ ہمارے معبود خالق ارض و سماں کبک و کھانک شرک مثل انہیں ارباب
 شاہ کی شرک کے تہا بیزہ الحاصل نفوس باہل و گمراہ نے اللہ کی عبادت تو چھوڑ دی اور اس
 مخلوق کی تعظیم کرتے ہیں اور اسکو عبادت میں شریک ٹھہرا لیا غیر اللہ کے لئے رکوع و سجود
 و قیام و حلقہ نذر و طواف و صلی و تحبہ رجا و خوف و طاعت سب کچھ کرنے لگے بلکہ اس
 یہی کچھ اور زیادہ اور جس مخلوق کو یہ پوجتے ہیں اور اسکو برابر رب العالمین کے ٹھہرا دیا یہی
 لوگ برخلاف منقاد و دعوت رسل ہیں اور یہی غیر اللہ کو برابر اللہ کے بتاتے ہیں اور یہی ختم میں
 اپنی ضلالت کا اقرار بابت تسویر مذکور کے کریں گے اور انہیں کے حق میں اللہ نے یہ فرمایا کہ
 وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ سُو یہ سب شرک ہی اور اللہ شرک کو نہیں بخشا ہے
 ابوہریرہؓ نے کہا ہے یہ آیت شریفہ طرہ پر اوتری کہ نظر میں عارث اور چند نفر نے جو اسکی
 ساتھ تھے یہ بات کہی تھی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا درست ہے ہم ٹانگہ کو کارکن جانتے ہیں محمد
 کی نسبت زیادہ تر خدا تر شفاعت کی ہیں اور یہ آیت اوتری قالہ مقاتل اس بنیاد پر اچکے

یہ تفسیل ہے کہ مالک شفاعت کی نہیں ہیں اور یہ دوست رکھنا اور کارکن ہونا انکا کو
 اور طالب شفاعت ہونا اونے کچھ موجب شفاعت کا نہیں ہو سکتا ہے پہلی کہ غیر مالک
 شفاعت کا نہیں ہے ہاں جسے حق کی گواہی ہی ہے اور وہ عالم ہے اگر ادا کی حق میں
 کوئی شفاعت کریگا تو یہ شفاعت اسکے الٹی سبب شہادت حق کے ہوگی وہی شہادۃ
 ان لا الہ الا اللہ کچھ مولات غیر اللہ کے سبب نہ ہوگی خواہ مالک ہوں یا نبی یا مصلح یا علی جو
 کوئی انہیں سے کسیکو کار ساز جانکر دوست رکھتا ہے اور اسکو پکارتا ہے اور اسکی قبر کا
 حج کرتا ہے یا اسکے موضع کا اور اسکی منت مٹاتا ہے یا اسکی قسم کھاتا ہے یا نہ پیش کرتا ہے
 اس الٹی کردار اسکا شفیع ہو جائے تو یہ کچھ اسکے کام یا پس اللہ کی نہ آئی گا بلکہ وہ سب سے
 زیادہ شفاعت سی اور بائزگیا نہ اللہ اسکا شفیع ہو گا اور نہ کوئی غیب اللہ کیونکر شفاعت نہ
 کی مگر اہل توحید و اخلاص کے اور جسے کسی دوسرے کو اپنا کار ساز نہیر اپنا تو وہ شہرہ کی ہی
 اور یہ قول عبادت جس سے قصد شفاعت کا کیا گیا ہی وہ اس سے محروم رہیگا جیسے
 پوجنے والے مالک و نمبیاء و صالحین کی بامید شفاعت کی یہی پوجنا انکا اور شہرہ کی
 اوکا موجب حرامان کا شفاعت سے ہو جائیگا اور وہ نقیض قصد کے ساتھ معاقبت ہوگی
 اسلئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ اس چیز کو شریک کیا جسکی کوئی دلیل الہی نہیں آتا کہ
 بہت سی گمراہ لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ شفاعت انہیں امور شہرہ کی کی سبب ہوتا ہے
 حطیح کہ شریکین نصاری کا گمان یہی تھا یا کہ ان اسلام کا ظن ہے جو کہ داعی خیر الدین
 یا قبر کا حج کرتے ہیں انکی مکان تہان چلا کا اور منت مانتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو

وہ ہماری شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ادعوا الذین زعمتم من
 دون اللہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولئک الذین
 یدعون یتبعون الی ما بعد الوسیلة الیہم اقرب ویرجون رحمته
 ویتخافون عذابه ان عذاب ربکم کان محذوٰ وایک جماعت سلف فی کہا ہے کہ ایک قوم
 سیح و غریز و لاک کو پوجتے تھے اللہ نے کہو لاکر کہید یا کہ وہ مالک کشف ضرر و تحویل بلا کی نہیں ہیں
 یعنی بلا کا ماننا اور منیبت کا دور کرنا ان کی خستیا میں نہیں ہے جس طرح کہ وہ شفاعت کی ہی
 مالک نہیں ہیں اس آیت میں کوئی استثنا نہیں ہے اگرچہ اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے پھر
 فرمایا کہ جب کو یہ لوگ اللہ کو چہرہ کر پکارتے ہیں وہ خود اللہ کی رحمت کے راجی اور اس کے عذاب سے
 خائف اور اعمال صالحہ سے اس کا تقرب چاہتے ہیں جس طرح کہ حال سائر مومنین کا ہی قال تعالیٰ
 ولا یأمرکم ان تتخذوا الملائکة والنبيين اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ
 انتم مسلمون مسلم ہو اگر اللہ کی اور سیکو مربی و کار ساز نہیں انما کفر ہے اور یہ کفر فساد اسلام
 ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زیارت قبور کی دو طرح پر ہوتی ہے ایک شرعیہ دوسری بدعیہ
 شرعیہ مثل نماز پڑھنے کی ہے جائزہ پر اور مقصود اس سے دعا کرنا ہے وہ ظلی میت کی رہی
 بدعیہ سو یہ زیارت اہل شرک کے ہے اور اس جنس کی زیارت ہے جو فسادی کیا کرتے
 ہیں کہ بقیہ دعا و استغاثہ و طلب حاجت نزدیک قبر کے جاتے ہیں اور پاس قبر کے نماز پڑھ
 میت کو پکارتے ہیں سو اس طرح کی زیارت نہ کسی صحابی نے کی اور نہ حضرت فی او سکا حکم دیا اور
 کسی شخص نے اللہ سلف ہی اس کو مستحب کہا علیہ حضرت فی دروازہ شد کہ کا بالکل بند کر دیا سو

پہلے قسم کی زیارت بمنس عبادت خدا اور جہان الی خلق اللہ سے ہے اور اس کی زیارت کو
 حکم ہے اور دوسری قسم کی زیارت بمنس ہشہ اک بامداد و ظلم فی حق اللہ اور فی حق عباد اللہ سے ہے
 صحیح میں آیا ہے کہ جب یہ لیت اور فی الذین امنوا و لولیسوا ایمانہم بطلوا کا پرست
 بیماری ہوئی کہا ہم میں ایسا کون ہے جسے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا ہے عزت سے فرمایا
 مراد اس ظلم سے شرک جسے تمہارے قول بندہ صالح کا نہیں سمجھنا ان التشرک لظاہر و خفیہ اور فرمایا
 اللہ صمد لا یقبل شرا و شنا یعبد اور اللہ نے کہا جو قالوا لا تدرن انہ تکرہ لا تدرن و دنا
 و کلا سوا عاقلین و یعوق فیہم ایک کرو و سلف فی کہا ہے کہ ہر ایک کو کہتے ہر کس کی
 قوم میں جب وہ مر گئے تو ان کی قبر پر رکھ دیا ان کی صورتیں بنائیں شروع بہ بد پرستی کا
 اسی جگہ سے ہو ابی سو بیست جنس دین نصاریٰ میں سے ہے ورنہ صحابہ و تابعین کی کبھی
 دعا کا پاس کسی قبر کے نبی کی ہو یا کسی اور کی نہیں کیا بلکہ اللہ اسلام نے کہ انہو ہاؤر دیکھتے
 رسول خدا صلوات کے واسطے دعا کے مکروہ کہا ہے اور بہت تیار کیا کہ یہ کام صحابہ و تابعین
 نہیں کیا ہے بلکہ وہ لوگ حضرت اور صاحبین پر سلام کر کے چل دیتے تھے ابن عمر جو اگر
 تبع سنت تھے جب مسجد میں آتے کہتے التسلام علیک یا رسول اللہ السلام
 علیک یا ابا بکر التسلام علیک یا زید پھر چلے جاتے زیادہ نہ پھرتے اسرار امام مالک وغیرہ
 فی نص کی ہے اور ابو یوسف وغیرہ علما کی نص یہ ہے کہ کسی شخص کو عید بات نہیں چھی
 کہ اللہ سے بوسید کسی مخلوق کے سوال کری انبیاء ہوں یا ملائکہ یا اور کوئی ایک بار مسلمانوں کی
 قحط لگا اور شدت پہنچی و اللہ سے دعا و طلب باران کرنی لگے اور اللہ کو بد دعا دینی لگے اور دعا

صاحبین میں استغناء و توسل کیا جس طرح کہ حضرت فی فرمایا ہے و ہل تنصرون
و تدنقون الہا بضغفاء کہ وہ بد عا تشھد و صلو تشھد و اخلاصہم
اونہوں نے کبھی یہ نہیں کیا کہ وہ ٹٹنی مال کی جی یا صلیح کی قبر کے پاس گئے ہوں یا کسی قبر کے
پاس نماز پڑھی ہو یا کوئی حاجت کسی مردی سے مانگی ہو یا اس کی سوگند اسد کو دی ہو جس طرح
کہ بعض لوگ کہتے ہیں اس اللہ بھوت و فلان و فلان بلکہ یہ سب جرم و عیث
ہیں اور حضرت نے فرمایا بخیر القرون القرن الذی بعثت فیہ ثلہ الذین یلوون
ثلہ الذین یلوون ہم اور سارے مسلمانوں کا سبب بات پر اتفاق ہے کہ حضرت کے صاحبزادے
طیقات امت تھے انہی میں کہتا ہوں کہ وہ اٹلی دریافت انہماں توحید کے بعد سورۃ فاتحہ کے
سورۃ اخلاص یعنی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کفایت کرتے ہیں اگر کسی سے
زیادہ برکت و تکرار مائل مسانی و معانی قرآن میں نہیں ہو سکتا ہے جب یہ بات نزدیک
ہر موافق و مخالف کی مسلم و متفق علیہ کی زمانہ مشہورہ بالخیر قطعاً ازمنہ مابعد سے عقیدہ
عمل میں بہر و بے لوث تھا تو اب جو بات اوس زمانہ کی لوگوں سے ثابت نہیں ہے اسی راویین
سرواف و مروج تھے یا جبر اونہوں نے انکار کیا تھا یا برخلاف ان کی سیرت کی ہی وہی شک
کسی نوع شرک یا بدعت یا عصیت یا حرجت یا کراہت میں خالی نہیں ہو سکتی ہی فتوحات کہیہ کے باب
۹۱ میں کہا ہے صحابہ تفسیر اہل بیت کی جو حق میں شرک اگر کی نازل ہوئی ہیں اس طرح پر کرتی تھی کہ شرک اگر
کو پہنچا مل ہو اگر کوئی غیر اس کی سچی قسم ہی کہا ہے تو وہ میں غموس شئی ہو کہ ہی معصیت میں قائم و جبر ہے
جو بچوں کی کھلے میں لٹکائی جائے وہ اٹلی حفظ کی نظر بدی اور اگر قرآن کی آیت لٹکائی ہے تو بعض سلف

رخصت دیتے ہیں اور بعض نسخ کہتے ہیں ابن مسعود اسی طرف گئی ہیں فی کو عوام کہتے ہیں
 جو شرک نہ ہو وہ بڑا دلیل اس سے مخصوص ہے حضرت فی رقیہ صبیحہ رضی اللہ عنہا کی رخصت دی تھی
 اور تو کہ جس سے عورت طرف زوج کے اور شوہر طرف زوجہ کی دوست ہو وہی شرک ہے
 پہلے پہنچا اور تاکا باندھا و نحو ہا و علی رفع و دفع ہا کی شرک ہے قال تعالیٰ قل افرایتم
 ما تدعون من دون الله ان ابادنی الله بضرھلھن کاشفات ضلالتھن حضرت فی
 میل کے چلنے اور وعدے سے نہیں فرمائی ہے خدیجہ نے ایک شخص کے ہمراہ تین تاکا دیکھا جو
 دفع نجا کے لئے باندھا تھا اور سکو توڑ دالا اور کہا و ماؤ من اکثرھم باللہ اھ و ہم مشرکون
 کہ نعمت کو طرف غیر کے مشرب کرنا ہی شرک ہے قال تعالیٰ یعرف نعمة الله
 تشوینکر و نصا مجاہد فی کہا جیسی کہنا کہ یہ مال میرا ہے یعنی اپنی باپ سی میراث میں اپنی شرح
 منقہ تین کہا ہی کہ دفع قبورین قباب و شاہ بی بی خول ادنی داخل ہیں اور ایک طرح کا سجدہ نہیں ہے قبور
 حضرت فی اسکے فاعل کو لغت کی ہے ان گور پرستوں کی کوئی چیز باقی چھوڑی جو کہ اہل ہدایت
 انعام کی کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی ہی بات کی فانا بھلا اور باوجود اس شکر شیعہ و کفر قطع کے کوئی
 شخص ایسا نہیں ملتا ہے جو کہ اس کی لئے غضبناک ہو اور معافیٰ نہ جیت ہی نہ کوئی عالم اور نہ کوئی
 شعلہ اور نہ کوئی امیر و وزیر اور نہ کوئی بادشاہ فیما علماء الدین و یامملوک المسلمین ای ہر
 الاسلام اشد من الکفر و ای بلاء لھذا الدین اضر علیہ من عبادة غیر الله و ای
 مصیبة یصاب بها المسلمون تعدل ہذا و ای منکر یحجب انکارہ ان لو یکن انکار
 هذا الشرک البین واجبات

لقد اسمعت لونا ديت حيا
ولو نأمر انفقت لها اضاءات

ولكن لا حياة لمن تنادي
ولكن انت تنفخ في صر صا

١٣ روز چهارشنبه ١٣ شوال ١٣٥٠ کورسار اکیذین نام جو و الحمد لله الذی بنعمته تم الصلوات

فهرست رسائل اردو

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
۱	الاتوا علی مسئلة الاستوار	۱۳	بشارة الفراق
۲	الضیاح المحج فی فضائل ائمة	۱۵	بذل النفقة فی الاکان العرب
۳	اقتا العن بالقاء المحن	۱۶	تمتة الصبی فی ترجمة احادیث النبی
۴	امامة السکرة باقاة الصبر الشکر	۱۷	تقوية الاقبال شرح حدیث حماد و اریا
۵	الانفکاک عن مر اسم الاشکر	۱۸	ترجمان القرآن بطائفة البیان
۶	اقتباب الساتية	۱۹	ترجمان و بابیه
۷	ایمان انیام بجله الاحرام	۲۰	تعلیم الایمان
۸	اخذ السعادة باشیاء العلم علی العباد	۲۱	تعلیم الصلوة
۹	ایضا الرقود باحوال لیوم العید	۲۲	تفہیم الکروب بالتوجه عن الذنوب
۱۰	اتباع احسنه فی مکیه الیوم السنه	۲۳	توزیع العباد الی الدرجات فی لیوم المعاد
۱۱	اخلا و الفواد الی توحید رب العباد	۲۴	تعلیم الصیام
۱۲	اخلاص التوحید للحمید الحمید	۲۵	تعلیم الزکوٰۃ
۱۳	اسعاد العباد فی حقوق اولادین الاولاد		

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
٢٦	تسليم الحج	٢٦	سنة الجمال
٢٧	تسليم الذكر والدعاء	٢٧	سبيل الرشاد
٢٨	تحسين الخمر والزناء والواط	٢٨	صلاح ذات البين
٢٩	التفكيك عن اثم التشريك	٢٩	صدق اللجا الى اخوتك والرحا
٣٠	تسهيل الكمال الى جمال المحبة والكمال	٣٠	خودش من شرح حديثي الاسلام
٣١	تبشير العاصي بتبليغ العاصي	٣١	على خمس
٣٢	تسوية الحساب	٣٢	طراز الخمر في احكام الحج والعمرة
٣٣	تذكير الكل بتبشير الفاتحة واربعة قتل	٣٣	حاقبة المتقين
٣٤	حديث الفاشية	٣٤	نخبة القاري شرح لاشيات البخاري
٣٥	حسن الساعي الى اصلاح العربة والارح	٣٥	غراس الحجة في الاذكار والادعية
٣٦	خليفة الخليفة	٣٦	فتح الغيث بفتح الحديث
٣٧	دعوة الداع الى اتباعه على الاتباع	٣٧	فتح الخلاق بطحاك المنن والاعلاق
٣٨	دعوات الايمان الى توحيد الرحمن	٣٨	فتح الباب في عقايد اولي الالباب
٣٩	دور القلب القاسي بتذكير الموت للنا	٣٩	فضل الخطاب في فضل الكتاب
٤٠	رفو الخمر بشفرة الحرف	٤٠	فتنة الانسان من قضاياه واثامه
٤١	زيادة الايمان	٤١	قواعد الانسان على اتباع خطى النبي

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
٥٨	قواطع البشر عن انواع الشر	٤٨	ملاک السعادة في افراد السعادة في ابواب
٥٩	تفضية المقدور في احوال الموتى	٤٩	سهاج البعيد الى معراج التوحيد
٥٩	كشف الغم عن اقتراف الآثام	٥٠	مراد المرید في اخلاص التوحيد
٦٠	كشف الشر عن حجب الذکر و الفکر	٥١	منجيات مملکات
٦١	كشف الشامخ عن غربة الاسلام	٥٢	المعتقد المعتقد
٦٢	اللوامع المعتقد بتوحيد الرب المعبود	٥٣	الفتح السديد لوجوب التوحيد
٦٣	العتيا والعتی فی ذم النفاق	٥٤	وسيلة النجاة في آيات الصلوة
٦٤	لسان العرفان الناطق بامیال الناس		والصوم والحج والزکوة
٦٥	مکارم الاخلاق	٥٥	بإدعى القلب السليم الى ابواب
٦٦	محو الخبایث بالاستغفار والتوبه		جنات النعيم
٦٧	محاسن الاحمال		

